Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:26, Issue:1, 2021; pp. 232-246

عربی زبان میں نظمِ قرآن پر علماء خیبر پختونخوا کی منتخب تصانیف کا ایک تجزیاتی مطالعہ

A Discourse analysis of selected writings in Arabic Language on Quranic Correlation and Cohesive Harmony of the Ulemas of Khyber Pakhtunkhwa

Fazal Ahad
PhD Scholar, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand

Dr. Janas Khan
Assistant Professor, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand

Dr. Ata-ur-Rahman
Co Supervisor Professor, Chairman Department of Islamic studies University of Malakand

KEYWORDS

KHYBER PAKHTUNKHWA, SCHOLARS, COHESIVE HARMONY, ELOQUENCE ETC.

Date of Publication:
26-06-2021

ABSTRACT

Since Quran, being the words of Allah the almighty, has been bestowed in Arabic Language, a part from other multifarious miraculous characteristics. Quran has portrayed its message very cohesively where any word or sentence is connected with another word, verses or concepts in a very meaningful manner. Keeping in view the importance of Correlation and Cohesion in the Holy Quran, it has attracted the attention of various scholars and researchers. The following research paper aims at exploring the contribution of the Ulema of Khyber Pakhtunkhwa in this connection for this purpose ten scripts have been selected to point out the importance of the correlation and systematic meaningful relation among the verses and words of Allah which testifies that the Holy Quran is the revealed book. It is found that the Holy Quran contains cohesive harmony which reveals the eloquence of Arabic language as well.

تمہید:

قرآن حکیم امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک لازوال تحفہ ہے اور اس کی فہم وادراک اسلام کی خشتِ اول ہے۔ اس عظیم کتاب کے سمجھنے کے لئے علم تفسیر کے مبادی علوم اور اصول فہم قرآن کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ان اصول ومبادی میں سے نظمِ قرآن، فہم کتاب اللہ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب، ترتیب نزولی نہیں بلکہ توقیفی ہے(1)اس لئے آیات اور سورتوں میں نظم وارتباط کو سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کی اعجازی خصوصیات میں الفاظ کا اعجاز، ترکیب اور نظم کا اعجاز شامل ہے۔ یعنی قرآن کا ایک گہرا اعجاز اس کی آیات کے باہمی ربط ومناسبت اور ترتیب میں موجود ہے، اس لئے کتاب الٰہی کا منشاء سمجھنے کے لئے سیاق وسباق دیکھنا ضروری ہے۔ نظم ومناسبت سے آگاہی اس لئے ضروری ہے کیونکہ اعدائے اسلام صرف لغوی معنی کی بنیاد پر اس عظیم کتاب سے اپنی خواہشات کے مطابق استدلال کر کے مفاہیم پیش کرتے ہیں اور امت کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔ اور بعض لوگ قرآنی الفاظ سے من مانی مناہج نکالنے کی کوشش کریں گے۔

نظم کی تحقیق:

نظم عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی جمع کرنے اور پیوست کرنے کے ہیں قاموس المحیط میں ہے کہ **"النظم التاليف و ضم شئ إلى شئ آخر"** نظم جمع کرنے اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ پیوست کرنے کو کہتے ہیں۔ اور **نظمه** کا معنی ہے **"ألفه وجمعه في سلک"** یعنی اسے جوڑ دیا اور ایک لڑی میں پرو دیا۔(2)اور **النظام** کہتے ہیں **"کل خيط ينظم به لولوء ونحوه"**(3)یعنی نظام ہر اس دھاگے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے موتی وغیرہ کو پرو دیا جائے۔ لغوی تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ "نظام" سے مراد ہے دھاگہ یا اس قسم کی کوئی اور چیز جس میں پرویا جائے اور اس کی جمع **"انظمه"** اناظیم آتی ہے۔ نظم اور مناسبت کے علاوہ عربی زبان میں تناسق، ربط اور توافق کے الفاظ بھی مستعمل ہیں اور یہ تمام الفاظ اجتماع، تالیف و ترتیب، باندھنے اور مرتب کرنے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ الغرض نظم کے لغوی معنی ملانے، جوڑنے، درست کرنے اور موتی وغیرہ کو پرونے کے ہیں۔ ☆ قاضی ابو بکر ابن العربیؒ (م: 543ھ) نظم کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: **"ارتباط آية القرآن بعضها ببعض حتى يكون كا لكلمة الواحدة متسعة المعانى منتظمة المبانى"**(4)قرآن مجید کی آیات کو ایک دوسرے کے ساتھ یوں ربط دینا کہ وہ سب ملکر باہم مناسبت رکھنے والے الفاظ اور مسلسل معانی کا کلمہ ہو جائیں۔ ☆ امام سیوطیؒ (م: 911ھ) فرماتے ہیں: قرآن عظیم کی کسی آیت میں یا جملہ آیات یا سورتوں میں جو ربط پایا جاتا ہے اس کو نظم قرآن کہتے ہیں۔(5) ☆ مفسرین کے ہاں مناسبت اور نظام ایک معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ "مناسبت" کی اصطلاح متقدمین نے اختیار کی ہے جبکہ نظم "نظام" کی اصطلاح بعض متاخرین علماء نے

اپنائی ہے مگر یہ دونوں اصطلاحات ہم معنی ہیں۔البتہ بعض حضرات کے یہاں دونوں کے درمیان ایک فرق پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''نظام''پورے قرآن کے ربط کا خیال دلاتا ہے، گویا قرآن پاک کے کلمات، پھر آیات اور سورتوں کی ترتیب میں جو حکمت ہے یا اس کا جو مجموعی ترتیب ہے اسے نظام کہتے ہیں،اور اس کے اندر جو جزوی تفصیلات ہیں وہ مناسبت کہلاتی ہیں۔گویا مناسبت کے مقابلے میں ''نظام''ایک عام اصطلاح ہے۔(6)اسی طرح عربی زبان میں نظم،ربط تناسب، مناسبت اور تناسق مترادف الفاظ ہیں اور ان کے درمیان کوئی تناقض نہیں ہے۔

نظمِ قرآن کی اقسام:

اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں نظمِ ظاہر اور نظمِ غامض۔اور یہ اقسام ایک حدیث پاک سے مستنبط ہیں۔نبی کریمؐ نے فرمایا" **لكل آية منها ظهر وبطن**(7)ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے۔اس لئے آیات کے ظاہری اور باطنی کیفیت میں تدبر اور ربط و مناسبت کی طرف اشارہ موجود ہے۔

1۔**نظمِ ظاہر**:اس سے مراد یہ ہے کہ دوسری آیت پہلی آیت کا بدل ہو مثلاً: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ(8)ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطافرما،ان لوگوں کے راستے کی جن پر تونے انعام کیا،نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

2۔**نظمِ غامض**:اس سے مراد آیات کے مابین ایسا ربط ہو جو نہ تو ظاہر ہو اور نہ ہی لفظوں سے کھل کر واضح ہو رہا ہو،بلکہ معنوی طور پر سمجھ میں آرہا ہو، مثلاً:يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ(9)اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے ان حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے،اور جو خوشنمائی کا ذریعہ ہے،اور تقویٰ کا جو لباس ہے وہ سب سے بہتر ہے۔یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔

نظمِ قرآن کی علم تفسیر سے مناسبت:

ان دونوں علوم کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔حافظ انس نضر لکھتے ہیں: "**نسبتُه من علم التفسير كنسبة علم المعاني والبيان من النحو فهو غاية العلوم**"(10) نظمِ قرآن کی علم تفسیر سے مناسبت اس طرح ہے جیسا کہ علم بیان اور علم معانی کی نسبت علم النحو کے ساتھ ہے۔پس یہ علوم کے لئے غایت کے درجے میں ہے۔یعنی نظمِ قرآن اثرِ مرتبہ کے درجے میں ہے اور یہی وجہ ہے کہ جمہور مفسرین نے جو اصولِ تفسیر وضع کئے ہیں ان میں علم مناسبت کے ذکر کرنے کو جگہ نہیں دی ہے سوائے چند مفسرین جیسے مولانا حمیدالدین فراہیؒ(م:1349ھ)مولانا حسین علیؒ(م:1323ھ)اور ان کے تلامذہ،جب اصولِ تفسیر میں مناسبات کا ذکر نہیں ہے تو علم تفسیر میں مناسبات کے ذکر کرنے کا حکم تفسیر بالرائے کی طرح ہے کہ اگر یہ دوسرے اصولِ تفسیر اور جمہور کے آراء کے خلاف نہ ہو تو محمود ہے ورنہ مذموم تصور کیا جائے گا۔(11)

نظم و مناسبت کے فوائد:

نظم و مناسبت کی بے شمار فوائد ہیں جن میں سے قرآنی سورتوں اور آیات مبارکہ کے اندر اتصال اور علت خفی ہونے کی وجہ سے دل میں جو شک پیدا ہوتا ہے، اس کا ازالہ اس علم کے ذریعے ہوتا ہے۔ (12) بعض شرعی احکام میں رازوں اور حکمتوں کا ادراک ہو جاتا ہے مثلاً قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۔ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ (13) مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں دو احکام ہیں، ایک نظر نیچے رکھنے کا اور دوسرا شرمگاہوں کی حفاظت کا۔ اگر ان دونوں میں مناسبت پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ شرمگاہ کی حفاظت نظر نیچے رکھے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور جو اپنی نظر کو حرام جگہوں میں استعمال کرتا ہے تو بعید نہیں کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے، اس علم کے ذریعے آیات کے معانی کا فہم حاصل ہونا، قرآن کریم میں تکرار کے ساتھ بعض ذکر شدہ قصوں کی حکمت معلوم ہونا، کلام کے اجزاء میں ربط و ترتیب کا اظہار کرنا، قرآن حکیم کے وجوہ اعجاز کی پہچان ہوتی ہے۔ ☆ علامہ زرکشیؒ (م:794ھ) لکھتے ہیں: **"مناسبة آياته وسوره وارتباط بعضها ببعض حتى تكون كالكلمة الواحدة متسقة المعاني منتظمة المباني"** (14) کلام کے اجزاء کا باہمی تعلق معلوم ہونا، ترتیب توقیفی ہونے اور نظم اثبات کی وجہ سے بعض روافض اور مستشرقین کے جمع قرآن پر شبہات کا ازالہ ہو جانا ممکن ہو جاتا ہے۔ (15) قرآن حکیم کے اجزاء میں ربط و مناسبت موجود ہونے کا تقاضا کتاب اللہ کا اعجاز ثابت کرتا ہے اور قرآن کی موجودہ ترتیب کو توقیفی کہنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم آپ ﷺ کا سب سے اہم، واضح اور قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے اور یہ بات واضح ہے کہ حسنِ ترتیب بلیغ کلام کی بڑی خوبیوں میں سے ہے۔ اس وجہ سے قرآن حکیم کو نظم و مناسبت سے خالی قرار نہیں دیا جا سکتا، جبکہ وہ صرف بلیغ نہیں بلکہ معجز کتاب بھی ہے۔ ☆ امام زرکشیؒ فرماتے ہیں: **"من محاسن الكلام أن يرتبط بعضه ببعض، لئلا يكون منقطعاً"** (16) یہ کلام کے محاسن میں سے ہے کہ اس کے حصے آپس میں مربوط ہوں اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔ اس بات کا انحصار قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب کے توقیفی ہونے پر ہے۔ جب کسی سورت کی ابتدا پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ما قبل سورۃ کی اختتام والی مضمون مابعد سورۃ کی ابتداء کے ساتھ ربط رکھتی ہے۔ پھر یہ مناسبت کبھی خفی ہوتی ہے اور کبھی ظاہر۔ ☆ امام فخر الدین رازیؒ (م:327ھ) علم مناسبات کو امر معقول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں جب اس کو عقول پر پیش کیا جاتا ہے تو وہ اسے قبول کر لیتی ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں: **"علم المناسبات علم عظيم أودعت فيه أكثر لطائف القرآن وروائعه، وهو أمر معقول إذا عرض على العقول تلقته بالقبول"** (17) علم مناسبات ایک عظیم علم ہے جس میں قرآن کریم کے اکثر لطائف رکھے گئے ہیں، اور یہ ایک معقول علم ہے جب اس کو عقلوں پر پیش کیا جاتا ہے تو عقل اس کو قبول کرنے سے کتراتی نہیں۔ یہ ایک عام

مشاہدے کی بات ہے کہ جتنی بھی اچھی مفردات ہوں جب تک ان کو رکھنے میں سلیقے اور ترتیب کا خیال نہ رکھا جائے تو وہ طبیعت پر گراں گزرتی ہیں۔اسی طرح بعض اوقات ایک خطیب بلیغ زبان میں مؤثر خطاب کرتا ہے لیکن اس کا کلام ربط سے خالی ہوتا ہے چنانچہ اس کے کلام کے مربوط نہ ہونے کی وجہ سے اس خطیب کو وہ نمبر نہیں ملتے جو اسے اس کے اس فصیح و بلیغ کلام پر ملنے چاہیئں ۔ تو قرآن کریم جو ایک معجز کتاب ہے، اس کو حسن نظم اور ترتیب سے کیسے عاری خیال کر سکتے ہیں؟ ☆ نظم قرآن کے موضوع پر مختلف علماء نے لکھا ہے ان میں سے چند کے اسمائے گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جیسے امام برہان الدین البقاعیؒ (م:885ھ) کی کتاب نظم الدرر فی تناسب الایات والسور، ابو جعفر بن زبیر غرناطیؒ (م:885ھ) کی کتاب البرہان فی تناسب سور القرآن ،علامہ جلال الدین السیوطیؒ کی کتاب تناسق الدرر فی تناسب السور، مولانا حسین علیؒ (م:1323ھ) کی کتاب الدرر المنثوراۃ فی ربط السور والایات اور دوسری کتاب بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان اور مولانا اشرف علی تھانویؒ (م:1362ھ) کی کتاب سبق الغایات فی نسق الایات۔ ☆ ان مستقل کتب کے علاوہ بعض مفسرین نے بھی اپنی تفاسیر میں اس پہلو پر کام کیا ہے۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر علماء خیبر پختونخوا نے بھی عربی زبان میں اس موضوع پر تصنیفی کاوشیں کی ہیں جو قرآنی علوم کے میدان میں گراں قدر اضافہ ہے۔ذیل میں منتخب کتب کا تجزیہ پیش خدمت ہے۔

1۔ ربط السور القرآن از مولانا حبیب الرحمان کوترپانیؒ (م:1979ء)

مصنف کا تعارف:

آپ کا نام مولانا حبیب الرحمان بن مولانا محمود الحسنؒ ہیں۔ 1905ء میں ضلع مردان کے علاقہ سدھوم رستم موضع کوترپان میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم ہندوستان کے مشہور مدارس دارالعلوم مظاہر العلوم، سہارنپور اور دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا انور شاہ کشمیریؒ (م:1934ء) مفتی محمد شفیعؒ (م:1976ء) مولانا شمس الحق افغانیؒ (م:1983ء) اور آپ کے والد مولانا محمود الحسنؒ (م:1932) کوترپانی شامل ہیں۔ آپؒ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں تفسیر حبیبی (پشتو) ربط السور القرآن اور سیر الصحابہؓ مشہور ہیں۔ آپؒ نے 1400ھ/1979ء میں وفات پائی۔ [18] ☆ ربط السور القرآن میں قرآن کریم کی تمام سورتوں کا ایک دوسرے سے باہمی ربط و مناسبت کئی طرق سے ذکر ہے۔ مصنف چونکہ قرآن کریم کے جید مفسر اور ماہر عالم تھے اس لئے آپؒ نے قرآن فہمی کے سلسلے میں ربط و مناسبت کو ضروری سمجھتے ہوئے اس موضوع پر ایک علمی کتاب مرتب کی۔ نظم قرآن پر آپؒ نے اپنی پشتو تفسیر، تفسیر حبیبی میں، جو کہ تیس جلدوں میں طبع ہوئی ہے، بھی تفصیلی کام کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپؒ نے عربی زبان میں بھی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس علمی خدمت کو سرانجام دیا، تاکہ علماء طلباء اور عربی جاننے والے اس سے مستفید ہو سکیں۔ یہ کتاب دو سو تیس صفحات پر مشتمل ہے اور منظور عام پریس پشاور نے 1959ء میں پہلی بار شائع کیا ہے۔ آپؒ نے ربط و مناسبت سے قبل چند امور ذکر کئے ہیں جس کا جاننا آپ کے نزدیک قرآن فہمی کے لئے ضروری ہے۔ جیسے کہ آپؒ لکھتے ہیں: قرآن مجید کے چار

حصے ہیں۔پہلا حصہ ابتداء سے سورۃ الانعام تک ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خالقیت کا ذکر ہے۔دوسرا حصہ سورۃ الانعام سے سورۃ الکہف تک ہے اور اس میں ربوبیت کا ذکر ہے۔ تیسرا حصہ سورۃ الکہف سے سورۃ سبا تک ہے اور اس میں اللہ کی صفت مالکیت کا ذکر ہے۔ جبکہ قرآن مجید کا آخری حصہ سورۃ سبا سے سورۃ الناس تک ہے اور اس میں وقوع قیامت کا ذکر ہے۔([19])☆ مصنفؒ نے ہر سورۃ کے ایک بنیادی موضوع کا تعین کر کے اسے اہم عنوان قرار دیا ہے۔ جیسے سورۃ المائدہ کے متعلق لکھتے ہیں: **وموضوع السورةاصلاح العرب وبيان ابطال رسوماته الجاهلية وبيان الحلال والحرام ليعلموا على الحلال واليجتنبوعن الحرام۔** ([20])اسی طرح ہر سورۃ کے دیگر اسماء کو ذکر کرتے ہوئے ان میں سے بعض کی وجہ تسمیہ بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسے سورۃ الفاتحہ کے بائیس(22) اسماء کا ذکر کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کی وجہ تسمیہ بھی بتادی ہے۔ جیسے سورۃ الصلواۃ اور سبع المثانی وغیرہ ان کی وجہ تسمیہ کے متعلق لکھتے ہیں: اس سورۃ کو اس لئے سورۃ الصلواۃ کہتے ہیں کہ یہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے۔اور اسے سبع المثانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ سات آیات ہیں اور بار بار پڑھی جاتی ہیں۔([21])سورۃ الاخلاص کے متعلق لکھتے ہیں: اس سورۃ کو سورۃ التوحید بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں اللہ کی پوری توحید کا بیان ہے۔([22]) نظم قرآن کے حوالے سے آپؒ ایک اہم قاعدہ اور کلیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ربط کے سلسلے میں ضروری امر یہ ہے کہ سب سے پہلے ہم غور وفکر کریں گے کہ اس سورت کی غرض وغایت کیا ہے۔ غرض و مقصد متعین کرنے کے بعد پھر دیکھیں گے کہ اس غرض و مقصد کے لئے کون کون سے جملے ، مقامات ، مقدمات مناسب ہیں۔ وہ جتنے جملے ہیں ذہن میں رکھ لیں گے پھر دیکھیں گے کہ ان کا غرض کے ساتھ کتنا ربط و مناسبت ہے۔ پھر جب وہ مقدمات اور جملے ذہن میں ہوں گے اور ان پر غور کریں گے تو پھر سوچیں گے کہ ان کے لئے کون کون سی چیزیں لازم ہیں تو ربط سامنے آجائے گا۔([23])☆ سورۃ الاخلاص کا ربط سورۃ الہب سے ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس سورت کا ما قبل سورت کے ساتھ ربط اور مناسبت چار وجوہات کی بناپر ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ سورۃ الہب میں عذاب دنیوی اور عذاب اخروی کا تذکرہ آیا تو اس سورت مبارکہ میں ان عذابوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ بتایا ہے جو کہ توحید ہے۔ یعنی عقیدہ توحید کو جاننا اور اس کے مطابق درست اعمال اختیار کرنا۔ ربط و تعلق کی دوسری وجہ ذکر رتے ہوئے لکھتے ہیں: سورۃ الہب میں مومنوں کو بڑی دشمن کے ہلاک ہونے کی خوش خبری ملی تو اس سورت میں اس انعام کی شکر گزاری کا ذکر ہے اور وہ خالص توحید کی طرف دعوت ہے۔ تیسری وجہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ سورۃ الہب میں ابولہب اور اس کی بیوی کی ہلاکت کا ذکر ہے، تو اس سورت میں ان کی ہلاکت کا سبب بیان ہوا ہے جو کہ توحید سے انکار ہے۔ ربط و مناسبت کا چوتھا سبب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس سورت سے قبل تمام سورتوں میں بے شمار علوم اور احکام الٰہی ذکر کئے گئے تو اس سورت میں ان تمام کا خلاصہ اور بنیاد ذکر ہے جو کہ توحید ہے" ([24])

2۔ مجمع ا لنکات از مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ(م:1987ء)

مصنف کا تعارف:

آپکا نام مولانا عبدالہادی بن مولانا عبداللہؒ ہے۔ شاہ منصور باباجی کے نام سے مشہور تھے۔ آپؒ 1873ء میں شاہ منصور ضلع صوابی صوبہ خیبر پختونخوا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی کتب اپنے والد اور علاقہ کے دیگر علماء سے پڑھنے کے بعد مولانا قطب الدین غور غوشتویؒ(م:1950ء) اور مولانا حسین علیؒ(م:1943ء) سے بھی کسب فیض کیا۔ تلامذہ میں شیخ عبدالسلام رستمیؒ(م:2014ء)، شیخ قاضی فضل اللہ ایڈوکیٹ(پ 1952ء) اور مولانا نورالہادی شاہ منصوری مشہور ہیں۔ آپؒ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں تفسیر البرہان(عربی) تسہیل البخاری ، تسہیل الترمذی شرح جامع الترمذی، تسہیل المشکوٰۃ، تلخیص العقائید اور مجمع ا لنکاۃ کو زیادہ شہرت ملی۔ 1987ء میں وفات پائی۔(25)

کتاب کا جائزہ:

مجمع ا لنکات نظم قرآن اور مشکلات القرآن کے بارے میں ہے۔ پانچ سو اسی صفحات پر مشتمل ہے۔ اسلامی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور نے 1988ء میں پہلی بار شائع کیا ہے۔ آپؒ نے اس کتاب میں جو منہج اختیار کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ سب سے پہلے "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" لکھتے ہوئے سورت کا نام ذکر کرتے ہیں۔ تسمیہ کے بعد قرآن مجید کا متن بھی ذکر کرتے ہیں۔ وہ اس کتاب میں پورے قرآن کا متن ،ایک سورۃ کی دوسری سورۃ کے ساتھ مناسبت اور مشکلات القرآن کا حل بھی پیش کرتے ہیں۔ اگر کسی سورۃ کے دیگر اسماء ثابت ہوں تو وہ بھی ذکر کرتے ہیں جیسے کہ سورۃ البقرہ کے مختلف ناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فسطاط القرآن، سنام القرآن اور زھرا بھی سورہ بقرہ کے ثابت اسماء ہیں۔(26) ☆اس کے بعد سورۃ کا دعویٰ یعنی بنیادی موضوع کو بیان کرتے ہیں۔ جیسے کہ سورۃ توبہ کے متعلق لکھتے ہیں: **اعلان الجهاد والامهال للتفكر** "دعویٰ ذکر کرنے کے بعد ہر سورۃ کا ربط و مناسبت ما قبل سورۃ کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ جیسے کہ سورۃ الاعراف کا ربط و مناسبت سورۃ الانعام کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے: سورہ الانعام کی آخری آیت میں عذاب الٰہی کا ذکر ہے اور سورۃ الاعراف میں اعدائے اسلام کی ہلاکت کے واقعات بیان کئے گئے ہیں جو قوم عاد، ثمود، قوم نوح، قوم لوط ،اہل مدین، اور فرعون اور اس کے اتباع تھے۔(27)سورہ ھود کا ربط و مناسبت ما قبل سورۃ ،سورہ یونس کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: سورہ یونس میں مسئلہ توحید کے اثبات کے ے لئے عقلی دلائل پیش کئے گئے اور اس سورۃ،یعنی سورہ ھود میں توحید کے اثبات کے لئے نقلی دلائل بیان کئے گئے۔ اور ربط و مناسبت کا دوسرا سبب یہ ہے کہ سورہ یونس میں مسئلہ توحید کے اثبات کا ذکر ہے اور سورہ ھود میں اس کی تبلیغ پر زور دیا گیا ہے۔(28)

اسی طرح سورۃ الکوثر کا ربط سورۃ الماعون کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **لماذکرالاوصاف الزمیمۃللمکذب بالدین،فعقب بالاوصاف الحسنۃللموءمنین وذکر التوحید وما ینعم اللہ تعالی علی الموءمنین وان للہ تعالی اخذمن الوءمنین شیئین النفس بالعبادۃ لربھم والمال با لانفاق فی سبیلہ ویعطیھم الخیرالکثیر وھلاک اعدائھم"** سورۃ الماعون میں ان لوگوں کی بری صفات کا تذکرہ ہوا جو روز قیامت کو جھٹلاتے ہیں،اور اس سورت میں مومنوں کی اچھی صفات کا بیان ہے۔اسی طرح سورۃ الکوثر میں اہل ایمان پر اللہ کے احسان کا ذکر ہے جو کہ توحید ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے دو چیزوں کا مطالبہ کیا،ان میں سے ایک ان کا نفس اور دوسرا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، کہ اللہ تمہیں اس کے بدلے میں خیر کثیر دیگا اور تمہارا دشمن بھی ہلاک کریگا۔([29]) ☆ربط ومناسبت کے علاوہ آپؒ نے مشکلات القرآن کا حل آسان انداز میں پیش کیا ہے۔جیسے سورۃ الضحیٰ میں "وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ" کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ آیت مشکلات القرآن میں سے ہے۔اور اس کا درست معنیٰ اور مطلب یہ ہے کہ نبوت سے قبل آپ ﷺ ایمان کی تفصیلات سے بے خبر تھے۔([30])

3. سمط الدرر فی ربط الایات والسور از مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ،(م:1987ء)

مصنف کا تعارف:

آپؒ مولانا محمد طاہر بن غلام نبی بن آصف خان ہیں۔آپؒ 1334ھ/1916ء میں پنج پیر ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ابتدائی دینی علوم علاقائی علماء سے حاصل کئے۔1933ء کو دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔آپ کے اساتذہ میں مولانا حسین احمد مدنیؒ (م:1957ء)مولانا حسین علیؒ (م :1944ء)مولانا اعزاز علیؒ (م:1954ء)مولانا عبیداللہ سندھی(م:1944ء)ؒاور مولانا نصیرالدین غورغوشتویؒ (م :1949ء)جبکہ تلامذہ میں مولانا عبدالسلام الرستمیؒ (م:2014ء)مولانا محمد افضل خان شاپوریؒ (م:2003ء)مولانا عبد الجبار باجوڑی (پ :1944ء)مولانا غلام حبیب ہزارویؒ (م:2019ء)اور مولانا ولی اللہ کابلگرامیؒ (م:2010ء)شامل ہیں۔آپؒ نے کئی کتب لکھی جن میں نیل السائرین فی طبقات المفسرین سمط الدرر فی ربط الایات والسور،ضیاءالنور،النشاط فی حیلۃ الاسقاط اور تفسیر مرشدالحیران کو بڑی شہرت ملی۔تیس مارچ بروز منگل،1987ء کو وفات پائی۔([31])

کتاب کا جائزہ:

سمط الدرر فی ربط الایات والسور دوسو ساٹھ (260)صفحات پر مشتمل ہے۔مکتبۃ الیمان دارالقرآن پنج پیر، ضلع صوابی،صوبہ خیبر پختونخوا نے پہلی بار1978ء میں طبع کیا ہے۔ محقق کے پیش نظر جو نسخہ ہے یہ 1433ھ/2012ء کو مذکورہ مکتبہ نے شائع کیا ہے۔مصنفؒ نے قرآن فہمی اور ربط ومناسبت کے لئے پانچ امور کو ضروری قرار دیاہے۔آپؒ لکھتے ہیں:"**اعلم انہ لابدفی کل سورۃ من بیان خمسۃ امورلزیادۃ البصیرۃ والکشف عن اسرارھا الاول دعویٰ السورۃ والثانی ربط السورۃ والثالث ترتیب السورۃ والرابع حاصل السورۃوالخامس امتیازالسورۃ**"([32]) جاننا چاہیے کہ ہر سورت کے سمجھنے کے لئے پانچ امور کا جاننا

ضروری ہے۔اس میں پہلی بات ہر سورت کا بنیادی موضوع،دوسری بات ربط ومناسبت، تیسری بات ترتیب مصحفی اور ترتیب نزولی کا تعین، چوتھی بات سورت کا خلاصہ مضامین جبکہ پانچویں بات سورت کے امتیازات ہیں۔ نظم قرآن کے حوالے سے آپؒ نے یہ انداز اختیار کیا ہے کہ سب سے پہلے آپؒ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "کو لکھتے ہیں،اس کے بعد متعلقہ سورت کے بارئے میں مکی یا مدنی ہونے اور آیات ورکوع کی تعداد کو بیان کرتے ہیں۔ ترتیب نزولی اور ترتیب مصحفی کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ جیسے سورۃ البقرہ کے بارئے میں لکھتے ہیں:رقم السورہ: 2یعنی یہ سورت ترتیب مصحفی میں دوسرے نمبر پر ہے۔اور نزولی کے بارئے میں لکھتے ہے :رقم الترتیب نزولها :87، مصنفؒ نے بعض سورتوں کے فضائل کے بارئے میں وارد احادیث وآثار کواستدلال میں پیش کیا ہے۔ جیسے سورۃ الفاتحہ کی فضیلت کے متعلق چار احادیث کو مکمل عبارت کے ساتھ بیان کیا ہے۔([33])آپؒ نے قرآن فہمی کے لئے ہر سورۃ کے اہم موضوعات کو بیان کیا ہے۔ جیسے سورۃالاعراف کے متعلق لکھتے ہیں:اس سورۃ کے اہم عنوانات یہ ہیں۔شرک کی تردید،رسولؐ کو تسلی،دین کی تبلیغ کا حکم،توحید کی اہمیت وغیرہ۔ سورۃ کا دعویٰ بھی پیش کرتے ہیں۔ جیسے سورۃالبقرہ کے بارے میں لکھتے ہیں:"اثبات التوحيد بالبراهين والحجج اولا، وصداقة الكتاب ورسوله ثانيامع اثبات القييامة وهي من المقاصدالاصليةكما ذكرنهافى الاوصول، والثالث الجهاد والرابع الانفاق فى سبيل الله"سورۃ البقرہ کا دعویٰ یہ ہے کہ سب سے پہلے توحید کو دلائل سے ثابت کرتی ہے۔دوسری بات یہ کہ قرآن مجید اور رسول پاکؐ کی صداقت، قیامت کے واقع ہونے کے دلائل اور تیسری بات یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور چوتھی بات اللہ کی راہ میں خرچ کے متعلق دلائل ذکر کرتی ہیں۔ ☆مصنفؒ نے فہم قرآن کے سلسلے میں نظم قرآن کے ساتھ ساتھ سورتوں کے دیگر اسماء دعویٰ سورۃ، خلاصہ سورۃ، مضامین السور اور اسرار السور کو بھی ذکر کیاہیں۔ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کتاب میں چند تسامحات بھی ہے جن کا ازالہ ضروری ہے۔ جیسے کہ ایات اور احادیث کی تخریج نہیں کی گئی ہے۔پوری کتاب میں فٹ نوٹ یا اینڈ نوٹ موجود نہیں ہے۔اعلام واماکن مبہم طور پر مزکور ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کرکے اس پر تحقیق کی جاے۔تاکہ اس کاافادہ عام ہو جائے۔

4۔علم المناسبۃ فی التفسیر از مولانا عبد الواحدؒ(م:1990ء)

مصنف کا تعارف:

آپکانام مولاناعبدالواحد بن مولاناعبدالجبارؒہیں۔ڈاگئی ضلع صوابی میں 1329ھ/1911ء کوپیداہوئے۔ابتدائی دینی علوم صوبہ خیبر پختونخوامیں ضلع چارسدہ،چکیسر ، ضلع شانگلہ ،بونیر اور صوبہ پنجاب کے لاہور شہر میں حاصل کئے۔آپؒ کی فراغت دارالعلوم دیوبند سے ہوئی۔آپؒ کے اساتذہ میں مولانا احمد علی لاہوریؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ مشہور ہے۔آپؒ نے 1411ھ/1990ء میں وفات پائی۔([34])

کتاب کا جائزہ:

علم المناسبۃ فی التفسیرمیں آپؒ نے دو اساتذہ کرام مولانا احمد علی لاہوریؒ (م:1381ھ)اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ(م:1369ھ) کی قرآن فہمی کے اصول کو مد نظر رکھ کر مباحث پیش کئے ہیں۔ یہ کتاب دوسوا کیس صفحات پر مشتمل

ہے۔دارالتصنیف والتالیف، رستم ضلع مردان نے 1967ء میں پہلی بار شائع کی ہے۔کتاب کے ابتدائی حصے میں مضامین قرآن، مختلف عنوانات کے تحت بیان کئے ہیں۔ جیسے سورہ البقرہ میں یہ عنوانات قائم کئے ہیں۔عقیدہ توحید کی اہمیت، شرک اور اس کے اقسام ،صداقت الرسول ﷺ ،انفاق فی سبیل اللہ، عظمت قرآن ، متقی لوگوں کی خصوصیات، منافقت کے نقصانات اور جہاد فی سبیل اللہ۔ مصنفؒ نے قرآنی سورتوں کے مضامین اور موضوعات بیان کرنے کے بعد ہر سورت کا ربط و تعلق ما قبل سورۃ کے ساتھ بیان کیا ہے۔اس کتاب سے ربط و مناسبت کی چند مثالیں۔سورہ نحل کا مناسبت سورہ حجر کے ساتھ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے:

كان فيما قبل فى آخر السورة ذكراليقين والمراد من اليقين الموت وهو قيامة الصغرىٰ وههنا بيان قيامة الكبرىٰ۔

سورہ الحجر میں موت کا تذکرہ ہوا جو قیامت صغریٰ ہے تو اس سورہ مبارکہ میں قیامت کبریٰ کا ذکر ایا ہے۔([35])

سورۃ الاخلاص کا ربط و مناسبت سورۃ اللہب کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے: سورۃ اللہب میں اسلام کے بڑے دشمن ابو لہب کی ہلاکت کا ذکر ہوا جس کا بنیادی سبب رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور توحید کی دشمنی تھی تو اس سورت میں توحید کے سمجھنے اور اس عقیدے کے قبول کرنے کا حکم ہے۔جو عذاب الٰہی سے نجات کا سبب ہے۔([36]) پس یہ کتاب قرآن کریم کے سورتوں کے باہمی مناسبات اور، ربط، دعویٰ سورۃ، مقاصد السور، اور امتیازات السور کی وضاحت کرتی ہے، فہم قرآن کے سلسلے میں یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔([37])

5۔نثر المرجان: تصنیف مولانا محمد افضل خان شاپوریؒ (م:2003ء)

مصنف کا تعارف:

آپؒ مولانا محمد افضل خان بن نواب دوست محمد خان ہیں۔1345ھ/1926ء میں موضع اولندر، علاقہ کانا، تحصیل الپوری، ضلع شانگلہ میں پیدا ہوئے۔اٹھارہ سال کی عمر میں خاندان سمیت شاہ پور منتقل ہوئے۔ابتدائی علوم علاقائی علماء سے حاصل کئے۔آپ کے اساتذہ میں مولانا خان بہادر مارتونگی(م: 1976ء) مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی(م: 1980ء)، مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ(م: 1987ء) اور مولانا محمد نزیر چکیسریؒ (م:1971ء) مشہور ہیں ۔آپؒ کے تصانیف میں تسہیل البخاری(شرح بخاری پشتو) ، نثر المرجان اور تفسیر افضل التراجم(پشتو) کو شہرت ملی۔1423ھ/2003ء میں وفات پائی۔([38])

کتاب کا جائزہ:

نثر المرجان دو سو تریاسی صفحات پر مشتمل ہے۔مکتبۃ القرآن والحدیث ،مینگورہ، سوات نے 1995ء میں شائع کی تھی۔ یہ کتاب قرآن پاک کی تمام سورتوں کے ربط و مناسبت ، اور دیگر اہم موضوعات پر مشتمل ہیں۔سورتوں اور بعض آیات کا شان نزول، ہر سورت کا خلاصہ ، سورتوں کے اہم موضوعات ، مشکل آیات کا حل، تفسیری اختلافات میں مسلک احناف کو ترجیح کا

التزام اور امتیازات السور بھی ذکر ہے۔آپؒ نے نظم قرآن پر زور دیا ہے۔اور قرآن فہمی کے سلسلے میں اس کو اہم قرار دیا ہے۔اس کتاب میں آپؒ نے اپنے دو اساتذہ مولانا غلام اللہ خان صاحب المعروف پنڈی شیخ(م:1980ء)اور مولانا محمد طاہر پنج پیرؒ(م:1987ء) کے منہج کو اپنایا ہے۔ یہ کتاب عربی اور پشتو دونوں زبانوں میں شائع ہوئی ہے۔ عوام وخواص اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔اس کتاب کے متعلق مولانا احسان الحق صاحب لکھتے ہے: نشر المرجان کے مصنفؒ نے مکہ مکرمہ، حرم شریف میں اس کتاب کی مقبولیت کے بارئے میں دعا مانگی تھی۔اور یہی وجہ ہے کہ بار بار اشاعت کے باوجود دینی حلقوں میں اس کی کمی محسوس کی جارہی ہے۔([39]) مصنفؒ نے سورتوں کے درمیان ربط کے لئے عام فہم طریقہ اپنایا ہے۔جو خود بھی تدبر کے سبب معلوم ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ سورۃ ال عمران کے متعلق لکھتے ہیں: یہ سورۃ مدنی ہے ترتیب مصحفی کے لحاظ سے تیسرے اور نزولی اعتبار سے نواسی ویں نمبر پر ہے۔اس سورۃ کا ربط و تعلق ما قبل سورۃ کے ساتھ چند اسباب کی بنا پر ہے جیسے چار اہم مسائل سورۃ البقرہ میں ذکر کئے گئے، توحید، رسالت، جہاد اور انفاق تو اس سورۃ میں ان چار مسائل واحکام کی مزید توضیح پیش کی گئی۔([40])اسی طرح سورۃ المائدہ کے متعلق لکھتے ہیں: یہ سورۃ مدنی ہے۔اس کے ایک سو بیس ایات اور سولہ رکوعات ہے۔اس سورۃ کے دیگر اسماء میں سورۃ العقود اور سورۃ النقذۃ بھی منقول ہے۔اور سورۃ المائدہ کا ربط سورۃ النساء کے ساتھ اس لئے ہے کہ سورۃ النساء میں حلال وحرام کا بحث اجمال سے ذکر ہوا تو اس سورت میں اس کی توضیح پیش کی گئی تاکہ حلال کو اپنائے اور حرام سے بچے۔دوسری مناسبت ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے: سورۃ النساء میں وہ احکام بیان ہوئے جو معاشرہ کی اصلاح کے لئے ضروری ہے تو اس سورت میں اکل حلال کی ترغیب اور حرام سے اجتناب ذکر ہے۔([41])اسی طرح سورۃ المسد کا ربط ومناسبت سورۃ النصر کے ساتھ ذکر کرتے ہوے لکھتے ہیں: سورۃ النصر میں مومنوں کو غلبہ اسلام کی بشارت دی گئی اور اس سورۃ میں دشمن کے ہلاک ہونے کا ذکر ہے۔

خلاصہ بحث:

قرآن مجید انسانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ کی آخری اور مکمل کتاب ہے، جو تاقیامت رہنمائی فراہم کرتی رہے گی۔وقت نزول سے ہی اس کی توضیح و تشریح کے فرائض علماء کرام اپنے اپنے اوقات میں انجام دیتے رہے ہیں۔قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے علماء کرام نے علوم القرآن کے موضع پر باقاعدہ کتب تصنیف کئیں۔پھر نظم قرآن جو علوم القرآن کا ایک خاص اور مشکل موضوع ہے، پر بھی علماء نے قلم اٹھائی۔دیگر اقوام کی طرح پشتون قوم نے علمی و تصنیفی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دی ہیں۔ عربی زبان میں نظم قرآن پر بطور نمونہ دس کتب اور ان کے مصنفین پر بحث کی گئی۔جس سے معلوم ہوا کہ پشتون علماء بھی قرآنی خدمات میں دوسری اقوام سے پیچھے نہیں

ہیں۔انہوں نے وقتاً فوقتاً علوم القرآن کے شعبے میں تصانیف چھوڑیں اور خصوصاً نظم قرآن جیسے دقیق موضوع پر کتب تصنیف کیں جو انسانوں کی رہنمائی کرتی رہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصادر و مراجع

1-توقیف کے لغوی معنی ہیں واقف کرنا، آگاہ کرنا اور بتانا، اس کا شرعی مفہوم یہ ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو بتائی اور آپؐ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک ایک آیت کا مقام و محل بھی بتادیا تھا۔اس لئے قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توقیفی اور نصوص پر مبنی ہے۔اجتہادی یا ظنی نہیں ہے۔السیوطیؒ، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابو بکر، الاتقان فی علوم القرآن، مکتبہ مصطفیٰ، قاہرہ۔ مصر، 1370ھ/1951ء ج1، ص60

[2]۔عبدالحفیظ، مصباح اللغات، مکتبۃ المیزان، لاہور، 1425ھ/2004ء، ج1، ص878

[3]۔ زبیدی، محمد بن محمد بن عبدالراق، تاج العروس من جواہر القاموس، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، 1408ھ/1988ء ج1، فصل النون

[4]۔ابن العربی، ابو بکر محمد بن عبداللہ، سراج المریدین، مکتبہ دار التراث، بیروت، 1409ھ/1989ء، ص144

[5]۔سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج، 2ص108

[6]۔انس نضر، حافظ، حمید الدین فراہی اور جمہور کے اصول تفسیر تحقیقی و تقابلی مطالعہ، شیخ زید اسلامک سنٹر لاہور، سیشن 2003ء، ص147

[7].امام احمد، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن حنبل، المسند، مکتبہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1421ھ/2001ء، ج7، ص284

[8]۔سورۃ الفاتحہ 7:1

[9]۔سورۃ الاعراف 26:7

[10]۔مسلم، مصطفیٰ، مباحث فی تفسیر الموضوعی، مکتبہ دار القلم، بیروت، 1426ھ/2005ء، ص60

[11]۔انس نضر، حافظ، حمید الدین فراہی اور جمہور کے اصول تفسیر، ص226

[12]۔محمود توفیق محمد سعد، الامام بقاعی جہودہ و منہاج تاویلہ بلاغۃ القرآن العظیم، مکتبۃ وھبۃ، قاہرہ، 1424ھ/2003ء، ج1، ص243

[13]۔سورۃ النور 30:24

[14]۔زرکشی، ابوعبداللہ، محمد بن بہادر، البرھان فی علوم القرآن، دار المعرفۃ، بیروت، 1391ھ/1971ء، ج1، ص36

[15]۔کلینی، ابو جعفر محمد بن یعقوب، اصول الکافی، دار الکتب الاسلامیۃ، تہران، 1388ھ/1968ء، ج1، ص51

[16]۔زرکشی، البرھان، ج1، ص36

[17]۔سیوطی، الاتقان، ج1، ص350

[18]۔فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر، مشاہیر علمائے سرحد، مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی نمبر4، کراچی، 1437ھ/2016ء، ص549

[19]۔کوترپانی، حبیب الرحمٰن، مولانا، ربط السور القرآن، منظور عام پریس، پشاور، 1959ء ص، 9

[20]۔ایضاً، ص53

[21] ۔ایضاً، ص7

[22] ۔ایضاً، ص207

[23] ۔ایضاً، ص6

[24] ۔ایضاً، ص178

[25] ۔فانی، ابراہیم، مولانا، حیات شیخ القرآن، مکتبہ فاروقیہ، قصہ خوانی، پشاور، س۔ن، ص12۔

[26] ۔شاہ منصوریؒ، عبدالہادی، مولانا، مجمع ا لنکاۃ، اسلامی کتب خانہ، قصہ خوانی بازار، پشاور، 1409ھ/1988ء ص27

[27] ۔ایضاً، ص156

[28] ۔ایضاً، ص207

[29] ۔ایضاًص، 466

[30] ۔ایضاً، ص488

[31] ۔محمد الیاس، مولانا، شیخ القرآن محمد طاہر پنج پیری اوران کی قرآنی تحریک، اشاعت اکیڈمی پشاور، 2005ء، ص55

[32] ۔پنج پیریؒ، محمد طاہر، مولانا، سمط الدرر، مکتبۃ الیمان، دارالقرآن پنج پیر، صوابی، 1433ھ/2012ء ص03

[33] ۔ایضاً، ص05

[34] ۔محمد قاسم، مولانا، تذکرہ علماء خیبر پختونخوا، مکتبہ دارالقرآن والسنہ، ادینہ، صوابی، 1436ھ/2015ء ص342

[35] ۔عبدالواحد، مولانا، علم المناسبہ فی التفسیر، دارالتصنیف، رستم، مردان، 1387ھ/1967ء ص88

[36] ۔ایضاً، ص167

[37] ۔حنیف، ابو سلمان سراج الاسلام، ڈاکٹر، تفسیر مطالعہ قرآن مجید، اشاعت اکیڈمی قصہ خوانی، پشاور، اشاعت اول1432ھ/2011ء ص47

[38] ۔احسان الحق، مولانا، علماء شانگلہ اوران کی علمی خدمات، مکتبہ امیر معاویہؓ، قصہ خوانی، پشاور، 1435ھ/2014ء ص274

[39] ۔شاہ پوری، محمد افضل خان، مولانا، نثر المرجان، مکتبۃ القرآن والحدیث، منگورہ، سوات، 1995ص43

[40] ۔ایضاً، ص284

[41] ۔ایضاً، ص68

1. Al- Sūyūtī, Jalāl al-Dīn 'Abd al-Rahmān Bin Abubakar, Al-Itqān fī Ulw;ūm Al-Qur'ān, Maktaba Muṣtafa, Qāhira, Egypt,1370,1/60
2. ʿAbdul Hafīz, Miṣbāh ul Lughāt, Maktaba Al Mezān Lāhor,1425,1/878
3. Zubaidī, Mūhāmmad Bin Mūhāmmad bin Abdūrazāq , Tāj Ul ʿrw;ūs Min Jaw;ūahir Il Qāmw;ūs, Maktabta Al Hayāt, Beīrūt,1408, 1,Faslunw;ūn

4. Ibnūl Arabī, Abū Bakar, Mūhāmmad Bin ʿAbdullah, Qazī, Sirājulmurīdīn, Maktaba Dār Alturās,1409,144
5. Al- Sūyūtī, Al-Itqān fī Ulw;ūm Al-Qur'ān, 2/108
6. Anās Nāzār, Ḥāfiz, Ḥāmedudīn Faraḥī aur Jamḥūr ky w;ūṣole Tafsīr,2003,226
7. Imām Ahmād,Abū ʿAbdullah, Ahmād bin Ḥumbal,Al Musnād,Māktāba Musāst ur isālā,Biroot,1421,1/284
8. AL-fatiha:1-7
9. Al-Aārāf:7-26
10. Muslim,Mustāfā,Mubāhis Fi Tāfseer ul Mauzoe,Maktabā,Dār Al_qālam,Brioot,1426,60
11. Anas Nazar,Hafiz,Hamedudin Farahi Owr Jamhor ky Usole Tafser,226
12. Mūhāmmad Tāufiq Mūhāmmad Sād ,Al-imām Bāqqai,Juhoodhu Wā Minhāj Tāviluhu Bālāghtul Qurān Azeem,Mākatabā Wāhābiia,Qāhira,1424,1/243
13. Al-Noor:24-30
14. Zārkashi, Abū ʿAbdullah, Bādrudin, Mūhāmmad Bin Bāhādur,Al Burhān Fi Uolumul Qurān,Dār Almārifa,Biroot,1391,1/36
15. Kālinī,Abūjāfār, Mūhāmmad BinYaqūb,Usūlalkāfī,Dār Al Kutob,Alislāmia,Tāhrān,1388,1/51
16. Zārkāshī,Al-Buhān,1/36
17. Al- Sūyūtī,1/350
18. Fūyūzūr Rāhmān,Doctor,Māshāhir Ulmae Sarhad,Maktaba Umar Farooq,Shah Faisal Kaloni No4,Karachi,1437,549
19. Kuotarpani,Habiburhman,Mulna,Rabtusuwarul Quran,Mnazor Aam press,Peshawar,1959,9
20. IBID,pg53
21. IBID,pg7
22. IBID,pg207
23. IBID,pg6
24. IBID,pg178
25. Fani,Ibrahim,Mulana,Hayat Shikh ul Quran,Maktaba Faruqiya,Qissa Khawni,Peshawar,12
26. Shah Mansoori,Abdul Hadi,Mulana,Majmulnukaat,Islami Kutoob Khana, Qissa Khawni,Peshawar,1409,27
27. IBID,pg156
28. IBID,pg207
29. IBID,pg466
30. IBID,pg488
31. Muhammad Ilyas,Mulana,Shikh ul Quran Muhammad Tahir Paunch Piri Awr Un ki Qurani Tahreek,Ishaat Academy ,Peshawar,1426,55
32. Paunch Piri,Muhammad Tahir,Samtudurr,Maktabatulyman,Dar ul Quran,Dar ul Quran puch Pir,Sawabi,1433,3
33. IBID,pg5
34. Muhammad Qasim,Mulna,Tazkira Ulmye Khyber PakhtunKhawa,Maktaba Dar ul Quran Wl Sunnah,Adina,Sawabi,1436,342
35. Abdul wahid,Mulna,Ilmul Mnasibh Fi al-Tafseer,Dar al Tasfnif,Rustum,Mardan,1387,88
36. IBID,pg5
37. Hanif,Abu Salman Sirjul Islam,Doctor,Tafseer Mutaalia Quran Majeed,Ishaat Academy Qissa Khwani,Peshawar,1432,47

38. Ihsanul Haq,Mulna,Ulmae Shangla Awr Unki Ilmi Khidmat,Maktaba Amir Muoavia, Qissa Khwani,Peshawar,1435,274
39. Shah Puri,Muhammad Afzal Khan,Mulana,Nasrul Marjan,Maktaba Al-Quran Wal Hadees,Mingowara,Swat,1416,43
40. IBID,pg284
41. IBID,pg68